ماہر القادری

(حالاتِ زندگی)

ماہر القادری ۳۰ جولائی ۱۹۰۷ء کو موضع کسیر کلاں، ضلع بلند شہر (یو پی بھارت) میں پیدا ہوئے۔ اِن کا اصل نام منظور حسین اور تخلص ماہر تھا۔ سلسلہ قادریہ سے تعلق رکھنے کی وجہ سے ماہر القادری کہلائے۔ والد بھی شاعر تھے اور ظریف تخلص کرتے تھے۔ انھوں نے ۱۹۲۶ء میں علی گڑھ سے میٹرک پاس کیا۔ اس کے بعد تعلیم کا سلسلہ جاری نہ رکھ سکے۔ ۱۹۳۴ء میں روزنامہ "مدینہ" بجنور کے عملہ ادارت سے وابستہ ہوگئے۔ بچوں کے رسالے "غنچہ" کے بھی مدیر رہے۔ ۱۹۳۵ء میں عراق کا سفر کیا اور مقدس مقامات کی زیارت کی۔ آپ کچھ عرصہ ممبئی میں فلمی دنیا سے وابستہ رہے اور کئی فلموں کے نغمے لکھے جو مقبول ہوئے۔ مگر یہ ماحول آپ کو راس نہ آیا۔

قیامِ پاکستان کے بعد ہجرت کر کے کراچی آگئے۔ یہاں سے ۱۹۴۹ء میں ماہنامہ "فاران" جاری کیا۔ علامہ خلیل عرب سے دو سال تک عربی ادب پڑھا۔ ۱۹۵۴ء میں زیارت حرمین شریفین کی سعادت حاصل کی۔ ۱۹۶۹ء میں جنوبی افریقہ کے مسلمانوں کی علمی اور دینی تنظیموں کی دعوت پر افریقہ کا سفر کیا۔

اگرچہ اُنھوں نے ہر صنفِ سخن میں طبع آزمائی کی۔ ترانے اور گیت بھی لکھے لیکن ان کی اصل وجہِ شہرت نعت گوئی ہے۔ ان کے کلام میں سادگی، سلاست، روانی اور فصاحت و بلاغت نمایاں ہے۔ ان کی نعت گوئی میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا احترام پیش نظر رہا ہے۔ ایک طرف حُسن عقیدت ہے تو دوسری طرف الفاظ کا پاکیزہ چناؤ۔ دونوں چیزوں نے انھیں نعت خوانی کے اعلیٰ منصب پر فائز کیا ہے۔

آپ کی متعدد تصانیف میں سے چند اہم اور قابلِ ذکر یہ ہیں، ظہور قدسی، محسوسات ماہر، نغمات ماہر، جذبات ماہر، ذکر جمیل، حسن و شباب، نگینے، دُرِ یتیم، (سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) کاروان حجاز، نقش توحید، قولِ فیصل، محبت بھرے خطوط۔

مئی ۱۹۷۸ء میں مشاعرے کے سلسلے میں سعودی عرب گئے اور مشاعرے میں شرکت سے پہلے ہی ۱۲ مئی کو انتقال کر گئے اور وہیں دفن ہوئے۔

حمد

(ماہر القادری)

مقاصدِ تدریس

- طلبہ کے دلوں میں اللہ تعالیٰ سے محبت کا احساس پیدا کرنا۔
- ماہر القادری کے شعری محاسن سے طلبہ کو روشناس کرانا۔
- طلبہ کو اُردو ادب میں حمد گوئی کی روایت سے متعارف کرانا۔
- طلبہ کو مشتقات سے متعارف کرانا۔

الفاظ و تراکیب

کارساز	پردہ کشا	تسکین روح	جَلّ شانہٗ	موجِ نسیم
نغمہ سنج	مہر و ماہ	آبشار	آمرزگار	پردہ دار

خالق بھی، کار ساز بھی، پروردگار بھی
وہ جس کی ذات پردہ کُشا، پردہ دار بھی

ذکرِ خدائے پاک جو ہے جَلّ شانہٗ
تسکین روح بھی ہے، دلوں کا قرار بھی

سب ہیں اِسی کے حکم سے دن ہو کہ رات ہو
شام خزاں اِسی کی ہے، صبحِ بہار بھی

قدرت سے اِس کی گرم سفر ہیں یہ مہر و ماہ
موجِ نسیم بھی ہے رواں، آبشار بھی

وابستہ سب ہیں نظمِ قضا و قدر کے ساتھ
لیل و نہار بھی، روشن روز گار بھی

یاد خدا میں نغمہ سراء نغمۂ سنج ہیں
طاؤس بھی، ہزار بھی، صلصل بھی، سار بھی

مجھ سے گناہ گار کو بخشش کی ہے اُمید
اِس سے کہ جو کریم ہے آمرزگار بھی

(کلیاتِ ماہر)

مشق

۱۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

الف) شاعر نے پردہ دار کو کن معنوں میں استعمال کیا ہے؟

ب) حمد میں ردیف اور قافیہ کی نشان دہی کریں۔

ج) حمد میں شاعر نے اللہ تعالیٰ کی کون کون سی صفات بیان کی ہیں؟

د) حمد کے آخری شعر میں شاعر نے کس خواہش کا اظہار کیا ہے؟

۲۔ 'حمد' کے اشعار کے مطابق درست جواب کا انتخاب کریں۔

الف) حمد کے شاعر ہیں:

(i) حفیظ جالندھری (ii) مولانا ظفر علی خان

(iii) ماہر القادری (iv) مولانا حالی

ب) شاعر کو اللہ تعالیٰ سے اُمید ہے:

(i) بخشش کی (ii) ترقی کی

(iii) شہرت کی (iv) ہمدردی کی

ج) ''یادِ خدا'' قواعد کی رو سے کیا ہے؟

(i) مرکب اضافی (ii) مرکب توصیفی

(iii) مرکب ظرفی (iv) مرکب عطفی

۳۔ اس 'حمد' کا مرکزی خیال بیان کریں۔

۴۔ درج ذیل تراکیب کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ مفہوم واضح ہو جائے۔

تسکین روح ۔ مہر و ماہ ۔ نغمۂ سنج ۔ کارساز ۔ رواں آبشار ۔ قضا و قدر ۔ لیل و نہار

۵۔ ماہر القادری کے نعتیہ کلام کی روشنی میں اُن کے اشعار کے فنی محاسن بیان کریں۔

۶۔ 'حمد' کے اشعار کے مطابق مصرعے مکمل کریں۔

الف) شامِ خزاں اسی کی ہے ....

ب) موجِ نسیم بھی ہے ....

ج) یادِ خدا میں نغمہ سراء ....

د) طاؤس بھی ہزار بھی ....

ہ) لیل و نہار بھی ....

مشتقات

مشتقات، مشتق کی جمع ہے۔ مشتق کا مطلب نکلا ہوا۔ اسم مشتق وہ اسم ہے جو خود تو کسی مصدر سے نکلا ہو۔ لیکن اس سے مزید کوئی کلمہ نہ نکل سکے۔ مثلاً لکھنے سے لکھنے والا، لکھائی۔ جانا سے جانے والا۔ سینا سے سینے والا، سلائی۔ پڑھنا سے پڑھنے والا، پڑھائی، پڑھوائی۔

اسم مشتق کی پانچ اقسام ہیں:

۱۔ اسم فاعل: وہ اسم مشتق ہے جو مصدر سے نکلتا ہے۔ جو کام کرنے والے شخص یا چیز کو ظاہر کرتا ہے۔

۲۔ اسم مفعول: وہ اسم مشتق ہے جو مصدر سے نکلتا ہے اور اُس شخص یا چیز کی طرف اشارے کرے جس پر کوئی فعل واقع ہوا ہو۔

۳۔ اسم حاصل مصدر: وہ اسم مشتق ہے جو مصدر تو نہیں ہوتا۔ لیکن اس میں کسی مصدر کی کیفیت۔ حالت اور اثر پایا جائے۔ مثلاً مارنا سے مار۔ تولنا سے تول۔

۴۔ اسم معاوضہ: وہ اسم مشتق ہے جو کسی کام کی اُجرت یا معاوضے کو ظاہر کرے اور معنی دے مثلاً رنگنا سے رنگائی، سینا سے سلائی۔ پکوانا سے پکوائی۔

۵۔ اسم حالیہ: وہ اسم مشتق ہے جو فاعل یا مفعول یا کسی اور اسم کی حالت یا کیفیت بیان کرے۔ مثلاً اکبر روتا ہوا گیا۔ اسلم پڑھتے پڑھتے سو گیا۔

سرگرمیاں

۱) اساتذہ کرام طلبہ سے لغت کو اشتقاق، مشتقات کے حوالے سے استعمال کروائیں۔

۲) اساتذہ کرام طلبہ کو لائبریری میں سے حمدیہ کلام کے مجموعوں کے انتخاب میں مدد دیں تاکہ ان کے ذوقِ مطالعہ میں اضافہ ہو۔

۳) اُستاد طلبہ سے حمدیہ اشعار پر مشتمل کتابچہ بنوائیں۔

اشاراتِ سبق

۱) اُستاد طلبہ کو بتائیں کہ ایسی نظم جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف بیان کی گئی ہو حمد کہلاتی ہے۔

۲) اساتذہ طلبہ کو ماہر القادری کی شاعرانہ عظمت سے آگاہ کریں۔

۳) طلبہ کو اُردو ادب میں حمدیہ شاعری کی روایت سے آگاہ کریں۔

۴) طلبہ کو بتائیں کہ یہ حمد، غزل کی ہیئت میں لکھی گئی ہے۔